مولانا عبدالقیوم حقانی
بہ شکریہ ماہنامہ الاشرف کراچی

# مروّجہ نظامِ حکومت کی تبدیلی

## پاکستان کا اہم ترین مسئلہ

پاکستان اس وقت بے پناہ مسائل میں گھر کر حقیقت میں مسائلستان بنا ہوا ہے۔ رشوت' کالا دھندا' بے روزگاری' مہنگائی' سیاسی عدم استحکام' جماعتوں کی بہتات' فرقہ واریت' لسانیت' قومی تعصب اور اس طرح کے بے شمار مسائل سے پاکستان دوچار ہے۔

لیکن بایں ہمہ ہر شخص اپنے معروضی حالات' اپنی مخصوص طرز فکر' اور مشاہدہ و مطالعہ کی وجہ سے کسی ایک مسئلہ کو پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ قرار دیتا ہے۔ اس لئے ہم نے نومبر کے شمارہ میں ہر محب وطن پاکستان اور مسلمان سے درخواست کی تھی کہ آپ پاکستان کو لاحق خطرات' بے شمار مسائل میں سے کسی ایک اہم ترین مسئلہ کی نشاندہی کیجئے۔ اس سلسلہ میں ہم نے مختلف علماء' زعماء اور ادباء کی خدمت میں خطوط بھی روانہ کیے تھے۔ الحمد للہ ہماری درخواست صدا بصحراء ثابت نہیں ہوئی' وصول شدہ مضامین بالترتیب قارئین کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ ہم اس سلسلہ کی ابتداء معروف اسکالر اور محقق عالمی شہرت یافتہ مصنف "الحق" کے نائب مدیر' حقانیہ کے محترم استاد مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے وقیع مضمون سے کر رہے ہیں۔ مضمون کی اہمیت کے پیش نظر اسے ادارتی صفحات میں شائع کیا جارہا ہے۔ آئندہ کیلئے اس سلسلہ مضامین کیلئے الگ سے صفحات مخصوص کردیئے جائیں گے۔ (الاشرف)

برادر گرامی قدر جناب حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ سلام مسنون! مکتوب گرامی موصول ہوا

آپ جو کچھ دریافت فرمانا چاہتے ہیں وہ کوئی ایسی حقیقت نہیں جس تک کسی بھی صاحب عقل و فہم کی رسائی نہ ہو۔ اب چور چور' کے نعروں سے کچھ نہیں ہوگا۔ چور گرفتار بھی ہوجائے تو کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوگا۔ میرے نزدیک یہ وقت چور کو نہیں چور کی ماں کو مارنے کا ہے جس کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ چوری کو جنم دیتی ہے۔

اس وقت ملک میں سب سے بنیادی اور اولین مسئلہ نظام حکومت کا ہے جس سے زندگی کے انفرادی اور اجتماعی تمام مسائل متاثر ہورہے ہیں۔ ارباب حکومت و ارباب سیاست اور تمام ہی خواہان ملت کے سامنے اس وقت جو کام بطور ہدف کے کرنا چاہئے وہ نظام حکومت کی تبدیلی ہے۔۔۔ مگر یاد رہے کہ

نظام حکومت خواہ کسی بھی نوعیت کا ہو، مصنوعی طریقہ سے نہیں بنا کرتا۔ اس کی پیدائش، ترویج اور تنفیذ اور پھر عملی زندگی میں اس کے دور رس اثرات سوسائٹی کے اخلاق، نفسیاتی، تمدنی اور تاریخی اسباب کے تعامل سے طبعی طور پر مرتب ہوتے ہیں جس طرح منطقی مباحث میں نتیجہ ہمیشہ مقدمات کی ترتیب سے برآمد ہوتا ہے، جس طرح کیمیائی مرکب ہمیشہ کیمیائی کشش رکھنے والے اجزاء کے مخصوص طریقہ پر ملنے سے برآمد ہوتا ہے اسی طرح نظام حکومت کے وجود میں لانے اور اس کو مستحکم کرنے میں بھی کچھ ابتدائی لوازم، کچھ اجتماعی محرکات، اور کچھ فطری مقتضیات ہوتے ہیں۔ اس طرح نظام حکومت کی نوعیت کا تعین بھی ان حالات کی کیفیت پر منحصر ہوتا ہے جو اس نظام کے وجود میں لانے اور اس کو باقی رکھنے کے مقتضی ہوتے ہیں۔ میرا مقصد اس تمہید سے یہ ہے کہ آج تمام سیاسی جماعتیں اور دینی قائدین بھی اس پر متفق ہیں کہ تمام مسائل کا واحد حل نظام کی تبدیلی ہے اور ہمہ پہلو بگاڑ کا بنیادی سبب بھی موجودہ فرسودہ نظام حکومت ہے اور پھر تمام جماعتیں اپنے بلند بانگ دعوؤں اور منشوروں میں نظام حکومت کی تبدیلی کا بنیادی ہدف بھی رکھتی ہیں۔ مگر صرف نعروں اور دعوؤں، جلسوں و جلوسوں اور ہلڑبازی سے نظام تبدیل نہیں ہوا کرتے۔

جس نوعیت کی تبدیلی لانی مقصود ہو اور جس قسم کا بھی نظام حکومت پیدا کرنا مقصود ہو تو اسی کے مزاج اور اسی کی فطرت کے مناسب اسباب فراہم کرنا اور اس کی طرف لیجانے والا طرز عمل بھی اختیار کرنا ناگزیر ہے۔ ہم سب یہ کہتے ہیں کہ جناب!

ہم حکومت کی تبدیلی نہیں، نظام حکومت کی تبدیلی چاہتے ہیں مگر طرز عمل اور سیاسی طریق کار ہمارا وہی ہے جو موجودہ نظام حکومت کو نہ صرف برقرار رکھتا ہے بلکہ اس کو مزید استحکام بخشتا ہے۔ اس لئے مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مقدمات جس نوعیت کے ہوں گے تو ان کی ترتیب سے نتیجہ بھی اسی نوعیت کا حاصل ہوگا۔ جب درخت لیموں کا لگایا جائے گا تو وہ نشو و نما پاکر پھل آم اور سیب کا نہیں دے گا، لیموں ہی کا دیگا۔ اسی طرح نظام حکومت کی تبدیلی اور سیاسی لائحہ عمل میں بھی اسباب جس نوعیت کے اختیار کئے جائیں گے، انقلاب کا ڈھنگ اور لائحہ عمل جس نوعیت کا مرتب کیا جائے گا تو جب ارتقائی مراحل سے گذرے گا اور تکمیل کے مرحلہ کے قریب پہنچے گا تو نتیجہ بھی وہی ملے گا جو ان فطری تقاضوں پر مبنی ہوگا۔ مگر یہ بالکل ناممکن ہے کہ اسباب اور عوامل اور لائحہ عمل کے نتیجہ میں ایک دوسرا نظام حکومت قائم ہوجائے۔ اس لئے جب ہم نظام حکومت کی تبدیلی ناگریز سمجھتے ہیں، اسلامی نظام حکومت کی ترویج و تنفیذ کو تمام مسائل کا حل سمجھتے ہیں تو پھر ہمیں بڑی گہری فراست، فکر و تدبر، دانشمندی، جرات، حوصلے اور قطعی فیصلے کے ساتھ وہی تحریک اٹھانی ہوگی، اسلامی نظام حکومت جس کا خواہاں ہے۔ اسی قسم کی انفرادی زندگی بنے۔ اخلاق تیار ہوں، اسی طرز کے کارکن تیار کئے جائیں، اسی ڈھنگ کی

مخلصانہ قیادت کو کام کرنے کا موقع دیا جائے' اسی کیفیت کا اجتماعی عمل اختیار کیا جائے جس کا اقتضاء اسلامی نظام حکومت کی تنفیذ فطرۃ کرتی ہے جو ہمارا بنیادی ہدف ہے اور جس کیلئے ہم اپنی تمام زندگی کھپادینے کا عزم رکھتے ہیں۔

اسلامی نظام حکومت کی تنفیذ اور فکری و ذہنی سطح پر عزم اور کامیاب اسلامی انقلاب کیلئے جب یہ سارے اسباب و عوامل ' محرکات و مقتضیات بہم پہنچائے جائیں گے پھر جب ٹھوس بنیادوں پر فکری 'ذہنی تربیت کے مراحل کے بعد ایک خاص منصوبہ بندی کے ساتھ طویل جدوجہد کے بعد ان عوامل میں اتنی قوت پیدا ہوجائے گی کہ ان کے تیار کردہ ماحول' ان کی تیار کی ہوئی سوسائٹی اور ان کی بنائی ہوئی معاشرت میں کسی بھی دوسری نوعیت کے غیر اسلامی نظام حکومت کا جینا اور پنپنا دشوار ہوجائے گا تب ایک طبعی نتیجے کے طور پر وہ خالص اسلامی نظام حکومت ابھرے گا جس کیلئے ان طاقت ور اور بنیادی اسباب و عوامل اور محرکات نے کام کیا ہوگا۔

یہی فطرت کا عمل ہے اور یہی فطرت کا تقاضا بھی۔۔۔۔ جس طرح ایک تخم سے جب درخت پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے فطری عمل اور تخلیقی تقاضوں اور حالات و عوامل کے میسر آنے پر اپنے زور میں بڑھتا چلا جاتا ہے تو نشو و نما کی ایک خاص حد اور حفاظت اور استحکام کی ایک منزل پر پہنچ کر اس میں وہی پھل آنے شروع ہوجاتے ہیں جن کیلئے اس کی فطری ساخت زور کررہی تھی۔

ہمارے ملک میں نظام حکومت کی فرسودگی کا رونا تو سب روتے ہیں مگر تمام تر تحریکیں' تمام پارٹیوں کی لیڈر شپ' تمام سیاسی قائدین' سیاسی و دینی جماعتوں کے کارکنوں کی انفرادی سیرتیں' جماعتی اخلاق' سیاسی حکمت عملی ' تنظیمی تشکیلات اور ہر مرحلہ و طرز ادا اور ان کی ہر ایک چیز اور اقدامات و ترجیحات بھی اس فرسودہ نظام حکومت کی بقاء و استحکام اور مزید ترقی و عروج پر صرف ہورہی ہیں۔ اس نظام حکومت کے کل پرزے بن کر مصروف کار ہیں مگر پھر ہمیں یہ امید دلائی جاتی ہے کہ جناب!

اس کے نتیجے میں بالکل ہی ایک دوسری نوعیت کا نظام ' اسلامی نظام حکومت پیدا ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی طفل تسلیوں اور خوش فہمیوں میں بے شعوری' خام خیالی اور خام کاری کے سوا دوسری کسی چیز کو بھی محرک نہیں قرار دیا جاسکتا۔

لہٰذا اگر واقعتاً" ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم ہوجائے تو لامحالہ ہمیں از سر نو ایک ایسی تحریک ' ایک ایسی جماعت 'ایک ایسے فکری لائحہ عمل اور ایک ایسا انقلابی کردار ادا کرنا ہوگا جسکی بنیاد میں اسلامی نظریہ حیات' اسلامی مقصد زندگی' اسلامی معیار اخلاق اور اسلامی سیرت و کردار ہو جو نظام اسلامی سے مطابقت رکھتا ہو اور اس کیلئے ایک

بنیاد فراہم کرتا ہو۔ اس تحریک اور انقلابی جماعت کے قائدین اور رہنماء اور کارکن ایسے ہوں جو خالص اسلامی تعلیمات اور آسمانی ہدایات کے سانچے میں ڈھلنے کیلئے مستعد ہوں ۔ ایسے ہی لوگ اپنی مساعی ٗ جدوجہد اور انقلابی اسلامی کردار سے معاشرہ میں اسلامی ذہنیت اور اسلامی روح کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ خالص اسلامی بنیادوں پر تعلیم و تربیت کا نیا نظام تشکیل دیا جائے اور اس کیلئے کام کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں جس سے خالص اسلامی اسکالر ٗ اسلامی سیاست داں ٗ اسلامی قائدین ٗ اسلامی مفکرین ٗ اسلامی کارکن ٗ اسلامی ماہرین مالیات و معاشیات اور ہر شعبہ علم و فن میں اسلامی سپیشلسٹ پیدا ہوں جن میں اسقدر اسلامی اسپرٹ بھر دی جائے کہ وہ دنیا کے ناخدا شناس ائمہ فکر کے مقابلے میں اپنی عقلی و ذہنی اور خالص اسلامی ریاست کا سکہ جمادیں۔

خالص اسلامی اصولوں اور قطعی نبویؐ بنیادوں پر موجودہ مروج غلط نظام زندگی کیخلاف جدوجہد پر مبنی تحریک چلائی جائے۔ اس جہاد انقلاب اور اسلامی نظام کے برپا کرنے کے عظیم مشن کے علمبردار مصیبتیں اٹھاکر ٗ سختیاں جھیل کر ٗ قربانیاں دے کر ٗ اور اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اپنے خلوص ٗ اپنے عزم اور مضبوط قوت فیصلہ کا ثبوت دیں۔ اس تحریک کے کارکن ٗ ایسے پاکباز ٗ پاک سیرت ٗ خدا ترس ٗ سچے مسلمان اور اپنے مشن میں مخلص کارکن اور اسلامی نظام کے ایسے بے لوث داعی ہوں کہ مخاطب اور عام لوگ یہ سمجھنے لگیں کہ جس اصولی نظام حکومت کی طرف یہ کارکن دعوت دے رہے ہیں اس میں ضرور انسان کیلئے عدل و انصاف اور امن ہوگا۔ اس طرح کی تحریک اور دعوت انقلاب سے انسانی معاشرہ کے وہ تمام عناصر جن کی فطرت میں کچھ بھی صالحیت ٗ دیانت ٗ نیکی اور خیر کی رمق اور راستی موجود ہوگی وہ اس تحریک کے کارکن بنتے چلے جائیں گے۔

دون ہمت ٗ پست حوصلہ ٗ دنی الفطرت ٗ کج فہم اور غلط رول کی مخالفت کا زور ٹوٹتا اور ان کے اثرات دبتے چلے جائیں گے۔ جب لوگوں میں اسلامی نظام حکومت کے داعیوں ٗ کارکنوں کے اخلاق و اعمال ٗ عدل و انصاف ٗ ایثار و قربانی ٗ ہمدردی ٗ جذبہ خدمت کے مظاہر سامنے آئیں گے تو خالص اسلامی نظام حکومت کی پیاس پیدا ہوجائے گی اور یوں آہستہ آہستہ ذہنی اور فکری انقلاب اس قدر برپا ہوجائے گا کہ اسلامی نظام حکومت کے مقابلے میں کسی بھی دوسرے نظام کا قائم رہنا اور چلنا مشکل ہوجائے گا۔

تحریک کے مختلف تربیتی مراحل ٗ تدریجی ارتقائی منازل اور فکری تربیت کے نتیجے میں اسلامی نظام کے قیام کے ساتھ ہی اس کو آگے بڑھانے ٗ چلانے اور مستحکم کرنے کیلئے ابتدائی اہل کاروں سے لے کر اعلیٰ قیادت اور عہدیداروں تک ہر درجہ کے مناسب کل پرزے اسی نظام تعلیم و تربیت اور فکری و تربیتی پروگراموں کی بدولت پہلے سے موجود ہونگے۔

دراصل احقر کا اصل مقصد اس طویل تحریر سے یہی ہے کہ اسلامی انقلاب کے ظہور، مروجہ حکومت سے نجات، اسلامی نظام کے نفاذ کا فطری طریقہ یہی ہے۔ اسلامی نظام کا برپا کرنا اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلامی انقلاب لانا مقصود ہو تو اس کیلئے ایک عمومی تحریک قرآنی نظریات و تصورات اور خالص محمدیؐ سیرت و کردار کی بنیاد پر اٹھے اور اجتماعی زندگی کی ساری ذہنی، فکری، اخلاقی، نفسیاتی اور تہذیبی بنیادوں کو علم، عمل، اخلاص، جہاد، ایثار و قربانی، اخلاق، حکمت و مصلحت، اور اسلامی حکمت عملی اور خالص علمی و دینی انداز اور طاقت ور جدوجہد سے بدل ڈالے۔

## بقیہ: خاندان کے سربراہ

قارئین کی توجہ قربانی کی فضیلت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ قربانی کے گوشت کو خود اپنے لیے رکھ لیا جاوے اور کسی کو ایک بوٹی بھی نہ دے تب بھی قربانی کا پورا پورا اجر و ثواب حاصل ہوگا نہ مال گیا نہ ثواب بعین اسی طرح اہل و عیال پر خرچ کرنے کا ہے کہ نہ مال گیا نہ ثواب بلکہ اجر و ثواب بھی زیادہ حاصل ہوگا۔

ایک نکتہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خرچ اہل و عیال کی دنیاوی ضروریات اور نان و نفقہ پر کرنے سے اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ اب کوئی شخص اہل و عیال اور ماتحت کے لوگوں کے دین و ایمان اور آخرت کی فلاح و بہبود اور نجات عذاب کے لیے خرچ کرے تو کیا کچھ اجر و ثواب ہوگا؟ اہل و عیال کو علم دین سکھانا اور اس پر خرچ کرنا بہت بڑی فضیلت ہے، دنیا و آخرت میں نجات کی سند ہے، دل و دماغ کے سکون کا ذریعہ ہے اور انشاء اللہ اس کی بدولت اللہ پاک اپنی شایانِ شان نعمتوں سے نوازیں گے۔

## بقیہ: بوسنیا کے مصیبت زدہ بچے

اور اس کے ہمراہ سراجیو جانے والے ڈاکٹروں کو توقع ہے کہ وہ ان بچوں کی مدد کر پائیں گے۔ مسٹر سٹوڈرا کے مطابق سراجیو میں اب تک ، سو بچے اذیتیں دے کر ہلاک کئے جا چکے ہیں جبکہ شہر کے تقریباً ۸۵ ہزار بچوں پر نفسیاتی لحاظ سے سکتے کی سی کیفیت طاری ہے اس کے علاوہ دیہی علاقوں کے بچے ہیں جن کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ ان کو کتنا نفسیاتی نقصان پہنچا ہے انہوں نے کہا کہ ان بچوں کے ساتھ بات چیت کرکے اور لوریاں سُنا کر ان کا علاج کیا جا سکتا ہے مگر درحقیقت ان مصیبت زدہ بچوں کو سب سے زیادہ ضرورت امن کی ہے۔

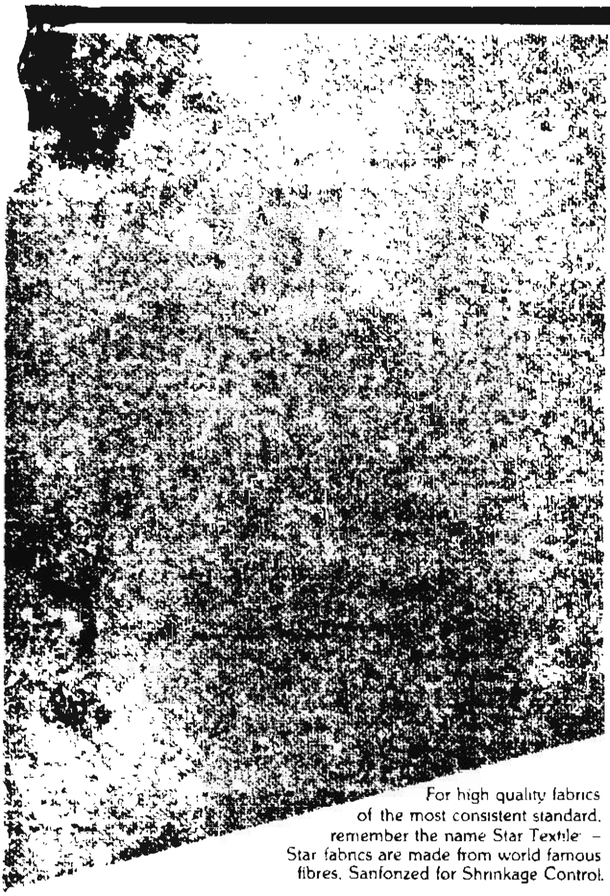

# We've Developed Fabrics With Such Lasting Quality And Style That Theres Only One Word For It

**Star**

For high quality fabrics of the most consistent standard, remember the name Star Textile – Star fabrics are made from world famous fibres. Sanforized for Shrinkage Control.

For the most comfortable and attractive shirting and shalwar qameez suits, look for the colour of your choice in Star's magnificent Shangrilla, Robin, Senator fabrics

To make sure you get the genuine Star quality, look for the Star name printed on the selvedge along every alternate metre

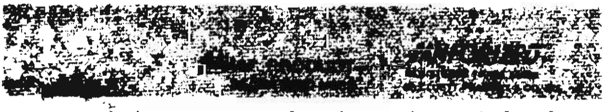

THE ESSENCE OF STYLE AND TOTAL COMFORT!

Textile Mills Limited Karachi

P O BOX NO 4400 Karachi 74000